جب کوئی نووارد سر پر سولا ہیٹ رکھے نظر آ جاتا ہے تو دیہاتیوں کے لبوں پر ایک شریر سی مسکراہٹ ضرور کھیلنا شروع ہو جاتی ہے۔

دیکھا جائے تو وحشی انسان کا ذوق مزاح ہمارے ہاں کے سکول کے بچوں کے ذوق مزاح سے شدید مماثلت رکھتا ہے —— وہی عملی مذاق اور تخریبی انداز لیکن ہمدردی کی افسوسناک کمی ۔ در اصل مزاح میں ہمدردانہ پہلو کی نمود بہت بعد کی بات ہے جب کہ وحشی قبیلوں کی تنگ اور گھٹی ہوئی فضا نے ہر لحظہ وسیع ہوتے ہوئے سوشل نظام کے لئے جگہ خالی کر دی ۔ چنانچہ سوسائیٹی میں طبقاتی حد بندی مزاح کے نشوو ارتقا کے لئے ازبس ضروری ہے اور چونکہ وحشی قبائل میں اس طبقاتی حد بندی کا نام و نشان تک نہیں ہوتا لہذا وہ زیادہ سے زیادہ اجنبیوں ہی کو نشانۂ تمسخر بناتے اور دل کھول کر قہقہے لگاتے ہیں ۔

طبقاتی کشمکش کے علاوہ ہمارے سوشل ارتقا کی ہر منہج ذہنی وسعت اخلاقی اقدار سیاسی اور سماجی آزادی اور دولت کے تصور نے بھی ہمارے ذوق مزاح پر بڑے نمایاں اثرات مرتسم کئے ہیں ۔ اب ہمارا مزاح یقینی طور پر گروہ کی ہنسی (Choral Laughter) سے ترقی کر کے فرد کی ہنسی (Individual Laughter) تک جا پہنچا ہے ۔ دراصل سوشل ارتقا نے کہیں صدیوں کے مد و جزر کے بعد جا کر ایسی فضا پیدا کی ہے جس میں انفرادی آزادی کے تصور نے اپنے پاؤں مضبوط کر لئے ہیں اور